رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

الکفر خلفاء النبی تجاسرا
وانکنت قد ساءتک امر خلافۃ
فبادنہ قد وقع ما کان واقعاً
وما استخلف اللّٰہ العلیم کذا ھل
وقضیت امر خلافۃ موعودۃ

اتلعن من ھو متل بدر منود
تحادب میلگا اجتباھم کمشتری
فلاتیک بعد ظہور قد رمقدر
وما کان رب الکائنات کمہتر
وفی ذالک آیات لقلب مفکر

الفضل

چندہ خریداران مقامی (۱؎)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے (۱۰؎)

ایڈیٹر: صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۲ | مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۴ شوال ۱۳۳۲ھ ہجری | نمبر ۳۱

مدینۃ المسیح

ایتوار کو رویت ہلال ہوئی۔ اور سوموار ۹ بجے جو مسجد اقصی المدینہ میں ہے۔ یعنی مسجد نور۔اس کے پاس بڑ کے سایہ میں نماز عید الفطر حضرت امامنا صاحبزادہ صاحب مدظلہ تعالیٰ نے پڑھائی خطبہ میں حضور نے سمجھایا۔ کہ جب انسان اللہ کی نعمت پائے۔ تو شکریہ میں عبادت بجا لائے۔ اور فرمانبرداری میں اور بھی بڑھ جائے ناشکری کا نتیجہ عذاب شدید ہے۔ اور شکر کا انعام مزید بعض احباب نے بذریعہ تار عید مبارک عرض کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۲) صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے فرزند نو مولود کا نام داؤد احمد رکھا گیا۔ مبارکباد بھیجنے والوں کو جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۳) ۔ بدھ وار صبح کو میر محمد اسحٰق صاحب (مولوی فاضل) کا بچہ محمد یعقوب فوت ہوا۔ اللھم اجعلہ لنا فرطاً

(۴) ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن تین چار روز کے لئے تشریف لائے۔ برادر ابوبکر جدہ دسی سی تالاباری واپس روانہ ہوئے لاہور میں ہمارے احمدی میاں بھائیوں کی عید بہت پررونق ہوئی۔ بٹالہ میں بھی ہیضہ کا اثر ہے۔

نظم

(از حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی)

خدا کا راز جب مشہود ہوگا
تو ظاہر میرزا محمود ہوگا
مسیحا کی دعائیں کم نہیں ہیں
وہی سمجھے گا جو مسعود ہوگا
برآمد ہوگا دلبندِ مسیحا
خدا اُس وقت خود موجود ہوگا
ہے اولادِ مسیحا سب ہی موعود
کوئی کیا ان سے بھی مطرود ہوگا
نہ ہوگی رحمتِ حق دُور اِن سے
خدا کا ان پہ فضل و جود ہوگا
ثبوت اس کا ملے گا آسماں سے
جو جھگڑا ہے وہ سب بیسود ہوگا
یہ مقبولانِ حق ہیں سب کے سب ہی
اب ان کا ظِلّ ہی ممدود ہوگا
یہ پائیں گے خدا سے تخت و اقبال
نہ اب یہ سلسلہ نابود ہوگا
پکارا جائے گا ربِّ مسیحا
وہی سب خلق کا مسجود ہوگا۔
اشاعت پائے گی تعلیم مہدی
بس اب واحد خدا معبود ہوگا
خدا دکھلائے گا جب شان محمود
ہر اک پھر حامد محمود ہوگا

(باہتمام منشی غلام رسول منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے لئے شائع ہوا)

احمدی لڑکے زئی احباب کی توجہ کے لائق

الفضل ۳۰ جون میں میں نے ایک مضمون "احمدی لڑکے زئی احباب کی توجہ کے لائق" لکھا تھا۔ جس سے مجھے امید ہے۔ کہ تمام توجہ والے احباب کو اتفاق ہوگا۔ مگر اس پر جو توجہ میرے معزز بھائیوں نے مبذول فرمائی ہے۔ اس کے آثار کچھ زیادہ امید افزا نہیں ہیں۔

کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ آج احمدیت اور غیر احمدیت کے درمیان ایک ایسا میدان ناہموار حائل ہوگیا ہے۔ جس پر ہر چہار طرف ناموافقت کے تاریک بادل چھا رہے ہیں۔ اور مخالفت کی بجلیاں کڑک رہی ہیں۔ اور حریفوں کی خوب ہی چڑھ مچی ہوئی ہے۔ اخوت اور محبت کا تو کیا ذکر اخلاق و خجستہ اطوار کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ آہ! آپ نہیں جانتے۔ کہ ہماری بے زبان غریب لڑکیوں پر کیا گذرتی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیم پر عمل نہ کرنے سے ہم کسی طرح خوش رہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیا آپ برداشت کر سکتے ہیں۔ کہ آپ اپنے گھروں میں آرام سے زندگی بسر کریں۔ اور آپ کی نور العین آپ کی عزیز لڑکیاں دن بھر غلامی کی کڑی محنت کریں۔ طعن و تشنیع سنیں۔ اور پھر بھی آرام نہ پا سکیں۔ آپ یقین جانیں کہ ایسے والدین کا کبھی بھلا نہیں ہو سکتا۔ جنکو اپنی اولاد کی بہبودی اور بہتری کا خیال نہ ہو۔ یہ ناممکن ہے کہ ہماری کوئی لڑکی غیر احمدی کے گھر میں رہ کر خوش رہے۔ اگر آپ کو کسی غریب اور دکھیاری لڑکی کی نڈھال صورت دیکھنے کا اتفاق کبھی ہوا ہے۔ تو اپنے دل ہی دل میں اسکا اندازہ کر لیجئے۔ آہ! آپ کیا جانتے ہیں۔ کہ غیروں کے گھروں میں ہماری لڑکیوں سے کیسا سلوک ہوتا ہے۔ غریب صورتوں کے سلام کا جواب بھی ٹھنڈے دل سے نہیں دیا جاتا۔ چہ جائیکہ ان کو اٹھا بیٹھا خیال کسی کو ہو۔ ان کی ڈھارس بندھائیں۔ ان کی بہبودی اور خوشحالی کا کوئی ذریعہ پیدا کریں۔ ہاں اے حضرت مسیح موعود کی محبت اور ان کی اطاعت کا دم بھرنیوالے بھائیو! اور انس و اسلام کا ڈنکا پیٹنے والو! اگر اپنے جگر کے ٹکڑوں کو ہر ایک مصیبت اور قعر ذلت میں گرنے سے بچانا چاہتے ہو اگر یہ خواہش رکھتے ہو۔ کہ وہ دکھوں سے محفوظ رہیں۔ تو برائے خدا حضرت مسیح موعود کے ان قطعی اور صاف احکام کے سامنے جنمیں ہرگز ہرگز کسی قسم کے شک شبہ کی گنجائش نہیں۔ سر تسلیم خم کرتے ہوئے ایسے ذرائع اختیار کرو۔ اور ایسے وسائل بہم پہنچاؤ۔ کہ جس سے حضرت ممدوح کے احکام کی تعلیم تعمیل میں بالکل آسان ہو جائے۔ اور ہمارے فکر و اندیشہ کی کمی ہو۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ آپ خیال رکھیں۔ خواہ کسی حالت میں ہوں۔ کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یا لیٹے ہوں۔ یا خواب راحت میں پڑے مزے لے رہے ہوں۔ اس عاجز کی تجویز پر عمل در آمد کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ اور اپنے اپنے مقام پر پھر پھر کر ایک فہرست نمونہ ذیل پر تیار کریں۔ اور وہ فہرست مجھے فی الفور ارسال کر دیں۔ ان فہرستوں کے آنے پر انشاء اللہ الکریم ایک جامع فہرست مرتب کر کے اور اسے چھپوا کر ہر ایک بھائی کو بھیجنے کی کوشش کروں گا۔

خانہ نمبر۱۔ نام معہ ولدیت و رہائش بقید قصبہ و ضلع + خانہ نمبر۲۔ اسماء اور تعداد لڑکوں کی + خانہ نمبر۳۔ اسماء اور تعداد لڑکیوں کی۔ خانہ نمبر۴۔ لڑکے لڑکیوں کی تعلیمی حالت۔ خانہ نمبر۵۔ کنوارا۔ (کنواری) رانڈ یا دوسری بیوی کی خواہش بمعہ عذر۔ خانہ نمبر۶۔ پیشہ یا ملازمت۔ بالتفصیل۔ خانہ نمبر۷۔ آمدنی مستقل آمدنی۔ غیر مستقل آمدنی۔ بمعہ تشریح آمدنی مستقل۔ خانہ نمبر۸۔ کیفیت۔ اس خانہ میں یہ ضروری بات دکھلائی جائے۔ اگر بچہ چھوٹا ہو۔ تو یہ لکھا جائے۔ کہ اس کے متعلق کیا ارادہ ہے۔ اگرچہ ارادوں کا پورا کرنے والا خدا ہی ہے؛

خانہائے نمبر۲ سے لیکر نمبر۸ تک ہر ایک باپ اور بچے کا حال اسم وار علیحدہ علیحدہ دکھلایا جاوے۔ اور تمام حالات ایسے واضح اور بیّن ہوں۔ کہ کسی قسم کے اشتباہ کی گنجائش نہ ہو۔

ان فہرستوں میں صرف ایسے احمدی اور ان کے بچوں کے نام درج فرمائے جائیں۔ جنھوں نے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ و لعونہ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی ہوئی ہے

خادم قوم عاجز محمد طفیل احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ بٹالہ

حج پر جانے والے احمدی بھائیوں کو خوشخبری

برادران احمدیہ کے راحت و آرام کے واسطے اس امر کو شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے مکرم دوست ابوبکر یوسف جو عرب کے بندرگاہ جدہ میں ایک مشہور تاجر ہیں۔ عرصہ دس سال سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اور جناب کے خلفاء کرام کے زمانہ میں کئی بار عرب شریف سے ایک لمبا سفر کر کے قادیان میں آ چکے ہیں۔ اور ماہ مبارک رمضان کا ایک بڑا حصہ قادیان میں گزار کر اب براہ بمبئی واپس جدہ جاتے ہیں۔ جدہ وہ مقام ہے جہاں حاجیوں کے جہاز جا کر ٹھہرتے ہیں۔ اسواسطے احمدی برادران عازمان حج کے واسطے مناسب ہے کہ جدہ پہنچ کر برادر موصوف کے پاس جائیں۔ اور وہیں قیام کریں اس میں ان کو ہر طرح سے آرام ہوگا۔ اور برادر ابوبکر یوسف صاحب برائے حصول ثواب اس خدمت کی ادائیگی کے خواہشمند ہیں۔ اور اس سال جو بھائی ابوبکر یوسف صاحب کے ساتھ بمبئی سے ہی جہاز پر سوار ہونا چاہیں۔ وہ انہیں ذیل کے پتہ پر بمبئی میں ملیں + بر مکان عبداللہ بھائی عبدالرحیم۔ قریب کرانٹ مارکیٹ صدریہ بازار۔ ابوبکر یوسف صاحب۔

اور برادران کے مزید آرام کے واسطے یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب اپنا روپیہ نقدی عبداللہ بھائی عبدالرحیم کے پاس بمبئی میں رکھوا دیں۔ اور ہنڈی لے جائیں۔ تو جدہ میں ان کو ابوبکر یوسف صاحب سے روپیہ مل جائیگا۔ اور مکہ میں برادر موصوف کا پتہ یہ ہے۔ معرفت محمود عبید رصفا میں ابوبکر یوسف صاحب

درخواست بیعت + السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ میں محض منکران خلافت پر حسن ظنی کر کے یا اپنی کسی شامت اعمال کی وجہ سے آجتک بیعت سے محروم رہا ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل نے میری دستگیری فرمائی اور مجھے روشنی عطا ہوئی۔ حق و باطل میں تمیز بخشی۔ بہر حال میں اللہ کی جناب میں آج تائب ہوتا ہوں اور حضور کی بیعت میں شامل ہونے کی درخواست کرتا ہوں۔ قبولیت سے سرفراز فرمایا جاوے۔ اور دعائے استقامت + غلام محمد جلد ساز پیسہ اخبار بازار۔ چنگڑ محلہ لاہور +

سناءِ مکی۔ ایک رسالہ ہے جمیں مسلمانوں کے بعض خطرناک قومی امراض اور انکے چارہ کار پر خاص دلسوزی و اخلاص سے روشنی ڈالی گئی ہے یہ اپنے نام کی طرح عجیب و غریب رسالہ ہے قیمت اس پتہ سے منگوا لیجئے۔ منیجر احمدیہ کمیشن ایجنسی کمرہ بنگش دہلی +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان۔ دارالامان۔ ۲۷۔ اگست ۱۹۱۴ء

انکارِ خلافت کا انجام انکارِ خدا ہے

ہر زمانے میں ہستی باری تعالےٰ کے دلائل

خدا تعالےٰ نے اپنی ہستی کے دلائل ہر اہل زمانہ کے لئے مقرر فرما دیئے ہیں۔ اور فی الواقعہ ایسے دلائل کی ہمیشہ از سر نو ضرورت لاحق ہوتی رہتی ہے۔ اگر یہ سلسلہ براہین ساطعہ و دلائل قاطعہ کا منقطع ہو۔ تو دنیا میں ایک اندھیر مچ جاوے۔ اور دہریت کے جھکڑ قلوب میں شکوک اور شبہات کے سحاب کو جمع کر دیں۔ اور ایمان کا استیصال کر دیں مگر اللہ تعالےٰ کا اہل دنیا پر یہ ایک فضل ہوتا ہے۔ کہ اہل ایمان کے ایمان کی مضبوطی کے لئے ہمیشہ ہر زمانے میں ایسے اسباب پیدا کرتا رہتا ہے۔ جس سے مومنین صادقین کے ایمان سلامت رہتے ہیں۔ اور دہریت کی تند ہوائیں ان کے شجرۂ ایمان کو اکھیڑ نہیں سکتیں ؀

یہ ثبوت اسلام میں پائے جاتے ہیں

یہ تازہ بتازہ الٰہی تائیدات اور آیات بینات صرف اسلام میں ہی پائے جاتے ہیں۔ جس سے یہ قطعی یقین ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف اسلام پر چلنے سے ہی مل سکتا ہے۔ اور صرف اسلام اسکا برگزیدہ مذہب ہے اور اسی مذہب کی پیروی کرنے سے لوگ رضاء الٰہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور چونکہ دیگر ادیان مر چکے ہیں۔ ان میں بالکل حیات روحانی ہے ہی نہیں۔ اس لئے ان کے باغات سے پھلوں اور میووں کی امید رکھنا بالکل خام خیالی ہے۔ یہ الٰہی تائیدات اسلام کے حق میں ہمیشہ سچائی کی ڈگری دیتی رہتی ہیں ؀

اس زمانہ میں اپنے ایک برگزیدہ کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت

ہمارے اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے ہم میں اپنا ایک برگزیدہ فرستادہ ارسال فرمایا۔ اور اس کے ذریعہ وہ برکات اور فیوض کے ابواب کھول دیئے۔ جو ہمارے حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کھلے ہوئے تھے۔ چونکہ آجکل آزادی کا زمانہ تھا۔ اور مسلمانوں کی اولاد کہلاتے ہوئے بلکہ مسلمانوں کی لیڈری کا دم بھرتے ہوئے بعض بول اٹھے۔ کہ اب یہ ایسا روشنی کا زمانہ ہے۔ کہ اگر اس زمانے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوتے۔ تو آپ کی بھی کوئی نہ سنتا۔ اور نہ آپ کو تسلیم کرتا۔ غیور خدا کی غیرت کب یہ بات روا رکھ سکتی تھی۔ کہ اس کے مقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح ہتک اور توہین کی جاوے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی امت میں سے ایک فرد نبی بنا کر اس کی ایک زبردست جماعت قائم کر دی اور عملاً دنیا پر ظاہر کر دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے کسی کی بات کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ اور دنیا پر کھول لیا۔ کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کو ایسا کامیاب اور مظفر و منصور کر سکتے ہیں۔ تو کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں کامیاب نہ ہوتے ضرور ہوتے۔ ”علی رغم الف المنکر“

تمام آسمانی فیوض احمدیت کے ذریعہ ہی مل سکتے ہیں ؀

جیسا کہ آسمانی فیوض اور رحمتیں صرف اسلام پر چلنے سے مل سکتی ہیں۔ اب اس زمانہ میں اسلام صرف برائے نام رہ گیا ہے۔ بہت سے اس لئے مسلمان کہلاتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں۔ گویا اب اسلام صرف قوم کا رنگ اختیار کر چکا بہتوں کے لئے اسلام صرف تیتلیٹی ہے۔ یہی معنے تھے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ اسلام صرف نام کا رہ جائیگا۔ یعنی اس پر قومیت کا رنگ آجائیگا۔ اور بطور مذہب نہیں رہیگا۔ حالانکہ برخلاف اس کے اسلام صرف احمدیت کا مترادف ہے۔ اسلام احمدیت ہے اور احمدیت اسلام ہے۔ اور اسکا عملی ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ تمام فیوض اور برکات جو اسلامیوں کو ملا کرتی تھیں۔ اب صرف احمدیوں کو ملتی ہیں۔ غیر احمدی اس سے محروم اور بے نصیب ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ یہود مسلمان تھے۔ جبکہ وہ تورات اور موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ مگر جب مسیح علیہ السلام تشریف لائے۔ جو کہ موسیٰؑ کے سلسلہ میں خاتم الخلفاء تھے۔ تو جن یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ مانا۔ وہ جادہ مستقیم سے بھٹک گئے۔ حالانکہ انہوں نے نہ خدا کا انکار کیا۔ اور نہ موسیٰ کا اور نہ تورات کا۔ مگر چونکہ انھوں نے ظل موسیٰ سے انکار کیا۔ اس لئے وہ ایمان جو وہ موسیٰ اور تورات پر رکھتے تھے۔ آہستہ آہستہ ان سے سلب ہوتا گیا۔ اور گمراہ ہو گئے۔ یہی حشر اس زمانے کے یہود کا ہوا ہے۔

ایک ولی کے انکار کا نتیجہ خدا کا انکار

فی الواقعہ ایک ولی کے انکار سے لازم آتا ہے۔ کہ نبی کا بھی انکار کیا جائے اور نبی کا انکار خدا کے انکار کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی معنے ہیں۔ من عادیٰ لی ولیا فقد اٰذنتہ للحرب جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے۔ تو میں اس کو جنگ کا اعلان دیدیتا ہوں۔ افسوس ہے کہ ہمارے کچھ آدمی بھی اس خطرناک غلطی میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور وہ اس راز کو نہیں سمجھے۔ اور محض دنیاوی فوائد مد نظر رکھ کر ان کی ہاں میں ہاں ملانا پسند کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا ضروری نہیں ہے۔ اس کے منکر مومن ہیں۔ گویا آپ کے آنے اور نہ آنے اور آپ کے انذار اور عدم انذار کو مساوات کی نظر سے دیکھنے لگے۔ حالانکہ احمدیوں کو اس سے احتراز لازم تھا۔ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون۔ لاریب ماموریں من اللہ کا انذار اور عدم انذار کفار کی نظر میں مساوات کا حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فعل پر کبھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

مسلمانوں کا بالاتفاق بلا استثناء یہ عقیدہ ہے۔ کہ ایک نبی کا انکار بھی سلب ایمان کے لئے کافی ہے۔ جس نے ایک کا انکار کیا۔ اس نے گویا سب کا انکار کیا۔ کیونکہ انبیاء کرام سب کے سب ایک ہی امت ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کو خود خدا نے نبی فرمایا اور رسول کر کے مخاطب کیا۔ اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا۔ اور خدا کے فعل نے بھی آپ کی بیشمار نبوتوں کو پورا کر کے آپ کے نبی ہونے پر مہر لگا دی۔ اگر بفرض محال ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں تھے۔ تو بھی آپ کے منکر کافرین میں شامل ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ولی کے انکار سے نبی کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بالآخر خدا کا بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ سب باتیں تدریجاً وقوع میں آتی ہیں ؀

سبز اشتہار کی ضروری عبارت

سبز اشتہار پڑھنے سے حضرت اقدس علیہ السلام کی ایک بین صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے اس اشتہار میں الہام کے منکرین اور مستہزئین کو بہت ڈانٹا ہے۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ ایمان کے راسخ کرنے کے لئے صرف الہام ہی ہے اور جو فلسفہ کے دلدادہ ہیں۔ اور عقل پر مذہب اور ایمان کو پرکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ سخت ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اور

انجام کار کفر اور شک کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حقیقی فتح کا ایک شعبہ مکالمات الٰہیہ بھی ہیں۔ اگر یہ فتح اس زمانہ میں مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی۔ تو مجرد عقلی فتح انہیں کسی منزل تک پہنچا نہیں سکتی ۔

سبز اشتہار میں مندرجہ ذیل عبارت قابل غور ہے پہلے ہم یہاں اصل عبارت نقل کرتے ہیں۔ پھر اس سے نتائج اخذ کریں گے۔ شائد کوئی سعید روح اس سے مستفید ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ سبز اشتہار صفحہ ۱۴۔

" نیز یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ نہایت درجہ کی بدقسمتی و نا سعادتی ہے۔ کہ انسان جلد تر بدظنی کی طرف جھک جائے۔ اور یہ اصول قرار دیدیوے۔ کہ دنیا میں جسقدر خدا تعالیٰ کی راہ کے مدعی ہیں۔ وہ سب مکار اور فریبی اور دکاندار ہی ہیں۔ کیونکہ ایسے ردی اعتقاد سے رفتہ رفتہ وجود ولائیت میں شک پڑیگا۔ اور پھر ولائیت سے انکاری ہونے کے بعد نبوت کے منصب میں کچھ کچھ ترددات پیدا ہو جاویں گے۔ اور پھر نبوت سے منکر ہونے کے پیچھے خدا تعالیٰ کے وجود میں کچھ دغدغہ اور خلجان پیدا ہو کر یہ دھوکہ دل میں شروع ہو جائیگا۔ کہ شائد یہ ساری بات ہی بناوٹی اور بے اصل ہے۔ اور شائد یہ سب اوہام باطلہ ہی ہیں۔ کہ جو لوگوں کے دلوں میں جمتے ہوئے چلے آئے ہیں۔ سواے سچائی کے ساتھ بجان و دل پیار کرنے والو اور اے صداقت کے بھوکو اور پیاسو! یقیناً سمجھو کہ ایمان کو اس آشوب خانہ سے سلامت لے جانے کیلئے ولائیت اور اس کے لوازم کا یقین نہائیت ضروریات سے ہے۔ ولائیت نبوت کے اعتقاد کی پناہ ہے۔ اور نبوت اقرار وجود باری تعالےٰ کے لئے پناہ۔ پس اولیاء انبیاء کے وجود کے لئے میخوں کی مانند ہیں۔ اور انبیاء خدا تعالیٰ کا وجود قائم کرنے کیلئے نہائت مستحکم کیلوں کے مشابہ ہیں۔ سو جس شخص کو کسی ولی کے وجود پر مشاہدہ کے طور پر معرفت حاصل نہیں۔ اس کی نظر نبی کی معرفت سے قاصر ہے۔ اور جس کو نبی کی کامل معرفت نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل معرفت سے بھی بے بہرہ ہے اور ایک دن ضرور ٹھوکر کھائیگا۔ اور مجرد دلائل عقلیہ اور علوم رسمیہ کسی کام نہیں آئیں گی ۔ انتہی بلفظہ ۔

اس عبارت سے جو نتائج نکلتے ہیں

ایہا الاحباب اس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوسکتے ہیں۔ (۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب واقعی خلیفہ اور ولی اللہ ہیں۔ (۲) آپ کی ولائت اور خلافت میں جسکو شک ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں مانتا۔ (۳) رفتہ رفتہ ایسے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے بھی منکر ہوتے جاتے ہیں۔ (۴) بعض دہریت کے شکار بھی ہوگئے ہیں۔ (۵) مسیح موعود علیہ السلام واقعی خدا کی طرف سے تھے۔ اور وہ راستباز تھے۔ جو انہوں نے فرمایا۔ پورا ہوا۔ (۶) خدا تعالیٰ ہے۔ اور اسی نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا تھا۔ (۷) احمدی جماعت میں اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے منکر جادہ مستقیم سے دور چلے جاتے ہیں۔ اور ضلال بعید میں جا پڑتے ہیں۔

کوئی ہے؟ جو اب بھی عبرت حاصل کرے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ولائیت سے انکاری نہ ہو۔ اور ان کے ہاتھ پر توبہ کرے۔ دیکھو جلدی میں بدظنی مت کرو تمہیں کیا معلوم ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ میاں صاحب کا کیا تعلق ہے۔ عجیب بات ہے۔ کہ اسی سبز اشتہار میں حضرت میاں صاحب کے خلیفہ ہونے کا بالتصریح ذکر ہے ۔

خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود ؑ کے اس قول کی تصدیق کر دی ہے۔ جن احمدیوں نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت نہیں کی اور بدظنی سے باز نہ آئے۔ ان میں سے بعض نے صاف اپنے نام نہاد امیر کے سامنے یہ اعتراض کیا۔ کہ اگر میاں صاحب حق پر نہیں ہیں۔ تو اس سے سلسلہ کا ہی انکار لازم آتا ہے۔ مسیح موعود کے الہامات کا کیا اعتبار رہتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت مشکوک ہو جاتی ہے۔ اور بالآخر خدا تعالیٰ کے ہونے کا پھر کیا ثبوت ہے۔ دیکھئے ایک خلیفہ کے انکار سے کہاں تک نوبت پہنچی ہے۔ اور ایک شخص مجرد دلائل عقلیہ کا دلدادہ تھا۔ وہ تجربہ شدہ امور کا بھی دلائل عقلیہ سے ثبوت مانگتا تھا۔ اس نے حضرت خلیفہ ثانی کی ولائیت کا انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ محض تعلی سے کام لے رہے ہیں۔ بڑی عبرت اور ڈر کا مقام ہے۔ وہ شخص آج سنتے ہو۔ کہ مذہب سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ اور اب وہ خیال کرتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی الہامی مذہب ہے ہی نہیں۔ مسیح موعود سے منکر اور قرآن شریف کو بے ربط کلام قرار دیتا ہے۔ نماز چھوڑ دی ہے۔ دیکھئے ولی اللہ کے ساتھ دشمنی کرنے کا کیا حشر ہوا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات پوری ہوئی۔ کہ

" ولائیت نبوت کے اعتقاد کی پناہ ہے اور نبوت وجود باری تعالیٰ کے لئے پناہ۔ پس اولیاء انبیاء کے وجود کے لئے میخوں کی مانند ہیں۔ اور انبیاء خدا تعالیٰ کا وجود قائم کرنے کے لئے نہائیت مستحکم کیلوں کے مشابہ ہیں۔ سو جس شخص کو کسی ولی کے وجود پر مشاہدہ کے طور پر معرفت حاصل نہیں۔ اس کی نظر نبی کی معرفت سے بھی قاصر ہے۔ اور جس کو نبی کی کامل معرفت نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل معرفت سے بھی بے بہرہ ہے۔ اور ایک دن ضرور ٹھوکر کھائیگا۔ اور سخت ٹھوکر کھائیگا۔ اور مجرد دلائل عقلیہ اور علوم رسمیہ کسی کام نہیں آئینگی"۔

اس انتہائی نقطہ تک بعض کی حالت پہنچ چکی ہے اور تمام غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے تو انکار کر دیا ہے۔ ولائیت کے انکار سے نبوت کے انکار تک تو پہنچ چکے ہیں۔ خدا ان کو راہ راست پر لاوے اور وہ مبایعین میں داخل ہو جاویں۔ تاکہ وہ دہریہ ہونے سے بچ جاویں ۔

الفضل کے خریداروں کا حلقہ وسیع کرو!

الفضل اپنی خدمات میں یہاں تک مستعد ہے۔ کہ عید کے دن بھی ناغہ پسند نہیں کرتا۔ اور مقررہ حجم سے زیادہ اوراق میں شائع ہوتا ہے کیا آپ بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکے؟ جو یہ ہے۔ کہ کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت دینے والا مہیا کریں ہمت کیجئے۔ خدا تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائیگا۔

ضروری اطلاع

پچھلے الفضل کے ساتھ تفسیری نوٹ شائع نہیں ہوئے تھے ۔

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیسواں - سورہ عبس

رکوع پہلا

(۴- جون ۱۹۱۴ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اس سورۃ کے ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ کے ذریعہ تمام مسلمانوں کو تبلیغ کرنے کا ایک بہت ہی لطیف گُر بتایا ہے - بہت دفعہ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اگر وہ شخص مسلمان ہو جائے - تو دین کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے - اور یہ بات وہ نیک نیتی سے سمجھتا ہے - اس لئے اس آدمی کو تبلیغ کرنے میں لگ جاتا ہے - لیکن بہت سے ایسے وجود ہوتے ہیں جو بالکل کوئی نفع نہیں اُٹھاتے اور بات کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے - اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں دو باتیں بیان فرماتی ہیں - ایک یہ کہ امراء کی طرف تبلیغ کرنے میں کم توجہ کرنی چاہیئے - اس کے کئی ایک وجوہات ہیں -

اوّل یہ کہ اگر امراء پہلے سلسلہ میں داخل ہو جائیں - تو وہ فخر کرنے لگتے ہیں کہ ہمارے ذریعے اس سلسلے نے ترقی کی ہے - امراء تو الگ رہے - اب تو وہ غرباء جن کی کوئی ہستی ہی نہیں تھی - اور جن کو صرف سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی وجہ سے عزت حاصل ہوئی ہے - کہتے ہیں کہ ہم نے اس سلسلہ کی بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں - اور ہمارے ذریعہ ہی ترقی ہوئی ہے - جب کہ انکے ذریعے اور ان کی وجہ سے کوئی ترقی نہیں تو اتنا کچھ کہتے ہیں - اور اگر ان کے ذریعے لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے - تب تو آفت ہی آجاتی - تو لوگوں کے اس تکبر اور نخوت کو توڑنے کے لئے ابتداء میں چھوٹے چھوٹے لوگ ہی آتے ہیں - جن کو کہنے والے کہتے ہیں کہ یہ ذلیل ہیں - گنوار ہیں جاہل ہیں - جاٹ ہیں - اور اس طرح کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں ملتا - کہ ہمارے طفیل سلسلہ کی ترقی ہوئی ہے - کیونکہ انہیں اپنی پہلی حالت خوب معلوم ہوتی ہے - اور وہ جانتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ہی ترقی دی ہے خدا تعالیٰ بڑا غیور ہے - نبی اور رسول بھی اُسے چنتا ہے جو بالکل گمنامی کی حالت میں ہوتا ہے - جتنے قومیں بنانے والے انبیاء دنیا میں گذرے ہیں - وہ اسی طرح کے ہوتے ہیں - بعض انسان ایسے بھی ہوئے ہیں - جو دینی ترقی کرتے کرتے انبیاء کا درجہ پاگئے ہیں - جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام - مگر انہوں نے جماعتیں قائم نہیں کیں - اور نہ ان کے ذریعے کوئی جماعت قائم ہوئی ہے - جو انبیاء دنیا کے لئے ہادی - راہبر ہوئے ہیں اور انھوں نے جماعتیں قائم کی ہیں وہ چھوٹے درجہ کے لوگوں میں سے ہی ہوئے ہیں - چھوٹے لوگوں سے مُراد یہ ہے کہ ان کی عزت نہ علم کے لحاظ سے نہ مال کے لحاظ سے اور نہ کسی اور وجہ سے ہوتی ہے - حضرت مسیح کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ پہلے نجاری کا کام کرتے تھے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بکریاں چرائیں - اور ایک عورت کے ملازم رہے - حضرت مسیح موعود کوئی مشہور عالم نہ تھے - مگر جب الہاموں کا سلسلہ شروع ہوا تو آپنے بار بار بڑے بڑے عالموں کو مقابلہ کے لئے چیلنج دیئے - لیکن کسی کو مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ ہوئی - ہمیشہ بڑے بڑے انبیاء کی پہلے یہی حالت ہوتی ہے - اسی وجہ سے ان پر اس قسم کے اعتراض کئے گئے ہیں - اس موقعہ پر ایک واقعہ سناتا ہوں -

مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم و مغفور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عشق تھا - اگر مسیح موعود پر کوئی اعتراض کرتا - تو آپ برداشت نہیں کر سکتے تھے - ایک دفعہ ان کو ایک عیسائی کہنے لگا - کہ مولوی صاحب میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کیا آپ بُرا تو نہیں منائینگے - انھوں نے کہا کہ کیا میں پاگل ہوں کہ تم مجھ سے اچھی بات پوچھو - تو میں بُرا مناؤں - اگر بُری بات کہو تب تو بُرا مناؤنگا - اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ مرزا صاحب دس پندرہ روپے کے ملازم رہ چکے ہیں - انھوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ مسیح گلیوں میں کہتا پھرتا تھا کہ کسی نے چارپائی ٹھکوانی ہو تو ٹھکوا لے - یہ بات سُنکر عیسائی نے کہا کہ مولوی صاحب آپ تو ناراض ہو گئے ہیں - انہوں نے کہا کہ نہیں میں تو ناراض نہیں ہوا - تم ناراض ہو گئے ٭

غرضیکہ الٰہی سلسلہ ہمیشہ اسی طرح رہا ہے - اللہ تعالیٰ اسی کو چنتا ہے جو لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے - علم کے لحاظ سے اس کا اس وقت کے عالموں میں شمار نہیں ہوتا - دولت کے لحاظ سے دولتمندوں میں نہیں گنا جاتا - عزت کے لحاظ سے معززوں میں مشہور نہیں ہوتا بلکہ ایک گمنامی کی زندگی بسر کرتا ہے - پھر اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے اس کو بڑھاتا ہے - اس لئے وہ جانتا ہے کہ میں کچھ بھی نہ تھا - خدا نے ہی مجھے بڑھایا - اور عزت عطاء کی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کلام پڑھنے سے ایک خاص اثر ہوتا ہے - اردو کے لحاظ سے اس میں اثر نہیں - یُوں تو آپنے بعض جگہ بڑی اعلےٰ اُردو تحریر فرماتی ہے - لیکن اکثر آپ زباندانی کا لحاظ نہیں رکھا کرتے تھے - مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آپ شعر بنا رہے تھے (یہی شعر تھے - "قادیان کے آریہ اور ہم") کہ ایک شعر میں پنجابی کے الفاظ آگئے - تو آپنے نیچے یہ نوٹ رکھ دیا - کہ میرا شعر و شاعری سے تعلق نہیں صرف لوگوں کو سمجھانے سے غرض ہے - تبھی اُسی وقت یہ شعر کہہ دیا کہ ٭

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
حق دل میں بیٹھ جائے بس مدعا یہی ہے

تو آپنے فرمایا کہ ایک مصرع تو بے لیتے ہیں اور دوسرا مصرع - جس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے - آپنے خود بنایا -

غرضیکہ حضرت صاحب کے کلام کا اثر زبان کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ اسے پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایسے سرشار ہیں کہ خدا تعالیٰ کے احسانات دیکھتے ہیں - اور اپنی پہلی حالت پر نظر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں - اور یہی وجہ ہے کہ اس کلام کا دل پر بہت ہی اثر ہوتا ہے - انبیاء کے منہ سے بڑے اخلاص سے کلام نکلتا ہے - اور اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو خوب سمجھتے ہیں - ہاں یہ تو اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ بڑے لوگ نبی نہیں ہوتے - دوسرے انبیاء کے اول متبعین بھی بڑے آدمی نہیں ہوتے - ابتداء میں چھوٹے چھوٹے لوگ ہی مانتے ہیں پھر جن کو اللہ تعالیٰ بڑھا کر بڑا بنا دیتا ہے وہ لوگ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہماری عزت - ہماری دولت ہمارے مال کی وجہ سے اس سلسلہ کو ترقی ہوئی - اور جو اس وقت کے بڑے لوگ ہوتے ہیں لیکن انبیاء کی فرمانبرداری نہیں کرتے وہ ذلیل کئے جاتے ہیں - یہی نکتہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں بیان فرمایا ہے - کہ بڑے لوگ عام طور سے متکبر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایک اپنے سے چھوٹے آدمی کی کیوں تابعداری کریں - بس تم اپنی توجہ زیادہ تر غرباء کی طرف رکھو - مجھے ابوجہل کا قول حیرت میں ڈال دیتا ہے - اس سے کسی نے پوچھا کہ کیا تم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو جھوٹا سمجھتے ہو - اس نے کہا کہ نہیں جھوٹا تو نہیں سمجھتا مگر تم ہی بتاؤ کہ کبھی میرے باپ دادا نے اُن کے باپ دادا کی اطاعت کی ہے - اگر انھوں نے نہیں کی تو میں پھر کیوں کروں - بس یہی وجہ اس کی مخالفت کی تھی اللہ تعالیٰ یہ ایک عظیم الشان بات بیان فرماتا ہے - کہ تبلیغ کرتے وقت چھوٹے آدمی مدنظر ہونے چاہئیں - کیونکہ بڑے آدمی بہت کم بات سنتے ہیں - میری عادت ہے کہ جب کوئی باہر تبلیغ کے لئے جاتا ہے تو میں اس کو یہی کہتا ہوں کہ زیادہ تر چھوٹے لوگوں میں تبلیغ کرنا - کیونکہ زمین سے ہی جواہرات نکلا کرتے ہیں -

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۙ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۭ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - تیوری چڑھائی اور منہ موڑ لیا - کیوں اس لئے کہ ایک اندھا آیا - اور تمہیں کیا خبر ہے کہ شاید یہی تزکیہ حاصل کر لے یا اگر تزکیہ کامل اس کو حاصل نہ ہو تو نصیحت ہی سُنے - اور اس لئے اسکو کچھ فائدہ پہنچ جائے - اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے بڑے اخلاق کی شہادت پائی جاتی ہے -

ایک اندھا آپ کے پاس آیا - آپ اس وقت سرداران عرب کو سمجھا رہے تھے اور خیال تہا کہ اگر یہ مسلمان ہو جائیں تو دین کی اچھی خدمت کرینگے - اور شاید یہ بھی خیال ہو کہ یہ اندھا ہے - اِسلئے دین کی خدمت کرنے سے معذور ہے - لیکن وہ مسلمان تھا - کچھ قرآن سیکھنا چاہتا تہا - رسول کریمؐ نے اس کی بات بُری منائی وہ بار بار کہتا کہ مجھے کچھ سکھائیے مگر آپ ٹال دیتے - اور آپنے ٹالا بھی کس طرح عبس و تولّٰی - کہ تیوری چڑھائی اور موںھ اس کی طرف سے پھیر لیا - یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اخلاق کا ثبوت ہے - اگر آپ ایک سوجاکھے کی طرف سے منہ پھیرتے اور تیوڑی چڑھاتے تو وہ بُرا مناتا - مگر اندھا چونکہ ان دونوں باتوں کو نہیں دیکھ سکتا تھا - اس لئے اگرچہ آپ کو اس کی بات ناگوار معلوم ہوئی - تاہم اس کو اپنی زبان سے کچھ نہیں فرمایا - اور اس سے اس طرح پیش آئے - جس سے اس کا دل نہ دُکھے - یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زجر نہیں بلکہ آپ کی اخلاقی وسعت کی تعریف اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے - اور ساتھ ہی نصیحت بھی کر دی ہے کہ دیکھو جی اندھا بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے - وہ شریر جو تکبر کرتا ہے اور دین کیطرف سے بے پرواہ ہے - ایسے آدمی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں -

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۭ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۭ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ

جو تمہاری بات سُنتے نہیں - تم ان کی طرف توجہ کرتے ہو - تمہارا کام کسی کو پاک کرنا نہیں - بلکہ نصیحت کرنا ہے - بڑے آدمی نہیں مانا کرتے - ہاں جو دوڑتا ہوا تیرے پاس آتا ہے - اور وہ ڈرتا ہے - آپ اس کو چھوڑ کر دوسری طرف مشغول ہیں ایسے آدمی سے مُنہ نہیں پھیرنا چاہیئے وہ متکبر جو بات توجہ سے نہیں سنتا - اس کو چھوڑ دینا چاہیئے - یہ آیات نصیحت کے طور پر ہیں - بس جو چاہے اس قرآن سے فائدہ حاصل کرے ۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۭ

یہ نصیحت ایسے لکھے ہوئے کاغذات میں ہے جو کہ تعظیم کئے گئے ہیں - بلند کئے گئے ہیں اور پاک کئے گئے ہیں ایسے لوگوں کے ہاتھوں سے جو مصلح ہیں - جو بزرگ اور نیکوکار ہیں سفرۃ - مصلحین جیسے کہتے ہیں -

سفر بین القوم - قوم کے درمیان اصلاح کی (۲) مسافر (۳) لکھنے والے -
کرام - بزرگ - بررۃ - نیکوکار لوگ -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ صحف ہیں جو کہ مکرمہ ہیں - ان کو بڑی عزت دیگئی ہے - اور بہت بلند کئے گئے ہیں - پھر پاک کئے گئے ہیں - یعنی قرآن کریم کسی اعتراض کے نیچے نہیں آسکتا - اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ جو بزرگ اور پاک ہونگے - موجود رہینگے جو اس قرآن پر سے حملوں کو دور کرتے رہیں گے - اور یہ ہمیشہ مطہر اور بلند ہی رہے گا یا یہ معنے ہیں کہ یہ قرآن کریم مطہر اور بلند ہے - اور ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو خود بزرگ اور نیکوکار ہیں - یعنے اس کی تعلیم کتاب میں بند رہنے والی نہیں بلکہ اس کے اثر سے ایک پاک جماعت

پیدا ہو چکی ہے۔ اور یہی ایک کتاب کا مقصد ہوتا ہے۔ کہ اس سے کوئی پاک اور نیک جماعت پیدا کی جائے۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ — انسان ہلاک ہو جائے۔ کیا ناشکرگذار ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسی بزرگ۔ ایسی پاک کتاب اس کو دی۔ لیکن پھر تکبر کرتا ہے۔ اور اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ — لیکن اتنا بڑا کیوں بنتا پھرتا ہے۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ ہم نے کس چیز سے اس کو پیدا کیا ہے۔

مِنْ نُّطْفَةٍ ط — اس کو تو ہم نے ایک حقیر بوند سے پیدا کیا ہے۔

خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝ — نطفہ سے اس کو پیدا کیا۔ پھر اس کا اندازہ کیا۔ یعنی تناسب سے اعضاء وغیرہ بنائے اور نہایت اعلیٰ درجہ کے قویٰ اس کے اندر مخفی رکھے۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ — پھر ہدایت کا رستہ اس کے لئے آسان کیا۔ پھر مارا۔ پھر اس کے لئے قبر تجویز کی جس میں دفن کیا جائے۔ پھر جب چاہیگا اللہ اٹھائے گا۔ کیا اسی برتے پر انسان تکبر کرتا ہے۔ مجھے ایک صوفی کا قول بہت پسند ہے۔ لکھتے ہیں کہ انسان تکبر کر ہی کیا سکتا ہے۔ یہ تو مٹی کا ایک ڈھیلا ہے۔ ایک ڈھیلا دوسرے ڈھیلے پر کیا تکبر کریگا۔ واقعہ میں انسان کی زندگی کا سب دارومدار اسی زمین کی روئیدگی پر ہے۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ — خبردار۔ انسان تو باطل خیالات میں مبتلا ہے۔ اس نے تو اس کام کو کیا ہی نہیں جس کا اسے حکم دیا گیا تھا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۝ — اگر انسان اپنی پیدائش پر غور نہیں کرسکتا تو چیزیں وہ ہر روز استعمال کرتا ہے ان کو ہی دیکھے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے پر ہی غور کرے۔ کہ ہم نے اس کو کس طرح پیدا کیا۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ — ہم نے کس طرح پانی بہایا۔ پھر زمین میں ہم نے نشو ونما کی طاقت رکھی۔ اور پھاڑا اس کو ہیں اگائے ہم نے اس میں سے اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغ اور میوے۔ اور چارہ جس سے تم اور تمہارے چارپائے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

قضب۔ وہ گھانس جو تازہ کھایا جائے بعض گھانس سکھا کر بھی جانوروں کو کھلائے جاسکتے ہیں۔ بعض نہیں۔

اَبّ۔ ہر ایک وہ پودہ جو خودرو ہو۔ اور اسے انسان نہ کھاتا ہو۔ گھانس وغیرہ

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ — پس جب وہ مصیبت آئیگی۔ جو کان بہرہ کرنیوالی ہوگی۔ یعنی بہت سخت مصیبت ہوگی۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ط — جس دن انسان اپنے بھائی سے۔ ماں باپ سے۔ بیوی سے اور بیٹوں سے بھاگیگا۔ یعنی ہر ایک کو اپنی اپنی مصیبت کی فکر ہوگی۔ اور دوسرے کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ — اس دن ان میں سے ہر ایک انسان ایک ایسی حالت میں ہوگا۔ جو اس کے لئے کافی ہوگی۔ یعنی وہ حالت ایسی ہوگی کہ انسان اپنے خیال چھوڑ کر کسی اور طرف بھی متوجہ ہو سکے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ — کتنے ہی منہ اس دن روشن ہونگے ہنستے ہونگے۔ خوش ہونگے۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ — اور کچھ منہ اس دن ایسے ہونگے۔ کہ ان پر غبار پڑی ہوگی۔

غبرہ۔ وہ باریک غبار جو ہوا میں اُڑتا ہے۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ط — ان کو سیاہی نے ڈھانپا ہوگا۔ یعنی ایسے لوگوں کے منہ سیاہ ہونگے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ع — یہی وہ گروہ ہے۔ جو کافروں اور فاجروں کا ہے۔

سورۃ التکویر۔ رکوع پہلا

۶ رجون ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن شریف کی تعلیم جس طرح کسی خاص ملک اور خاص قوم سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ تمام ممالک کی ہر ایک قوم سے متعلق ہے۔ اسی طرح قرآن شریف کسی خاص زمانہ سے بھی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ ہر زمانہ اور ہر وقت کے لئے ہے۔ قرآن شریف ۲۳ برس

کے زمانۂ نزول سے لے کر قیامت تک کوئی ایسا زمانہ نہیں آسکتا۔ کہ قرآنی تعلیم کا ایک شوشہ بھی کبھی منسوخ ہو سکے۔ قرآن شریف میں جس طرح اس زمانہ کے لئے معجزات تھے جس میں کہ نازل ہوا۔ اسی طرح ہر زمانہ میں معجزات سے خالی نہیں ہے۔ اگر قرآن شریف کے معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی ختم ہو جاتے تو پچھلے لوگوں کے لئے بڑی مشکلات کا سامنا ہوتا۔ کیونکہ مخالف لوگ کہہ سکتے تھے۔ کہ اب قرآن شریف میں کیا چیز ہے۔ جو ہمارے لئے پیش کی جاتی ہے۔ اس صورت میں اسلام ایک مُردہ مذہب ہوتا۔ اور پھر جوں جوں زمانہ گذرتا جاتا۔ اور قرآن شریف کے معجزات کی روایتیں بھی تاریک راستوں سے گذر کر لوگوں کو پہنچتیں۔ جن کو ماننا لوگوں کے لئے بہت مشکل ہوتا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ مامورین کا سلسلہ اسی غرض کے لئے مقرر ہے۔ کہ وہ اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرتے رہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک ماموریں اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں تو خصوصاً جب اللہ تعالیٰ نے ایک خاص شان کا انسان مبعوث فرما کر اسلام کی حمایت کی ہے۔ لیکن کسی بات کے سچا ثابت کرنے کے لئے صرف بیرونی شہادت ہی کافی نہیں ہوتی۔ بلکہ اندرونی شہادت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کامل ثبوت وہی ہوتا ہے۔ جس میں بیرونی اور اندرونی دونوں قسم کی شہادتیں پیش کی جائیں۔ پس ضرور تھا کہ اگر ایک طرف ماموریں کا سلسلہ جاری رکھ کر اسلام کی صداقت پر بیرونی شہادتیں جمع کی جاتیں۔ تو دوسری طرف خود قرآن کریم میں اس کی صداقت کے ثبوت رکھے جاتے جو اسے ایک زندہ کتاب ثابت کرتے۔ تاکہ ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے قرآن کریم ایک ثابت شدہ صداقت ہو۔

اس بات کے سمجھانے کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ مثلاً ایک آدمی ہے۔ جس کو ہم سچا مانتے ہیں۔ وہ اگر کسی اور آدمی کی نسبت کہے۔ کہ وہ اچھا آدمی ہے۔ تو اگر وہ آدمی اپنے اندر ایسے صفات رکھتا ہوگا۔ جو کہ اس کے سچا ہونے پر شہادت دیں۔ تب تو ہم فوراً مان لینگے۔ کہ واقعی وہ اچھا آدمی ہے۔ لیکن اگر اس کی ذات میں کوئی ایسی خوبی نہ پائی جاتی ہو۔ جس سے ہم اس کی قدر کر سکیں۔ تو باوجود ایک صادق کی گواہی کے ہماری تسلی ویسی نہیں ہو سکتی۔ جیسی اس صورت میں کہ خود اس میں بھی ہم بعض خوبیاں مشاہدہ کر لیں۔

اور جب اندرونی اور بیرونی دونوں شہادتیں مل جائینگی۔ تب ہی ہمیں کامل شرح صدر حاصل ہوگا۔ پس اگر ایک طرف ماموریں کی شہادت قرآن کریم پر دال ہے۔ تو دوسری طرف اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ خود قرآن کریم اپنے اندر بھی ایسے دلائل رکھتا ہو جو اُسے سچا ہی نہیں بلکہ زندہ کتاب ثابت کرتے ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے لئے دونوں قسم کے دلائل مہیا فرمائے ہیں۔ اندرونی بھی اور بیرونی بھی ✣

پھر جو اندرونی دلائل ہیں۔ وہ دو قسم ہیں۔ ایک تو وہ جن کا اثر بیرونی دنیا پر پڑ کر قرآن کریم کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔ جیسے پیشگوئیاں اور معجزات اور دوسرے خود نفس قرآن کہ وہ خود اپنی سچائی کا ایک ثبوت ہے۔ یعنی اس کی پاک تعلیم اس کے اعلےٰ مطالب اس کے لفظ لفظ کا باموقعہ اور بامحل استعمال۔ ہر ایک قسم کے لغو سے اجتناب وغیرہا۔

قرآن شریف کی سچائی کے بیرونی شاہد ماموریں کا سلسلہ ہے۔ جو ہر زمانہ میں اپنے وجود کو نمونہ قرار دے کر اور اپنی صداقت ثابت کر کے قرآن کریم کی صداقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور اندرونی شاہدین میں سے ایک اس کی پیشگوئیاں ہیں۔ جو ہر زمانہ میں پوری ہو کر اس کی صداقت پر شاہد ہیں۔ کیونکہ آیندہ زمانہ کے متعلق کوئی شخص اپنے دل سے بنا کر کوئی بات شائع نہیں کر سکتا۔ پس ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا جو قرآن کریم نے آج سے تیرہ سو سال پہلے کی ہیں۔ اس کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اس سورۃ میں قرآن کریم کی صداقت پر اس قسم کے ثبوت پیش کئے گئے ہیں

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ — جس وقت کہ سورج اندھیرا کر دیا جائے گا۔ یا سورج تاریک ہو جائیگا۔

سورج کو تاریک ہونے کے دو ہی طریق ہیں۔ ایک یہ کہ ظاہری سورج کو کسوف ہو جائے اور دوسرے یہ کہ روحانی سورج تاریک ہو جائے۔ میرے خیال میں اس آیت کے دونوں معنی ٹھیک ہیں (۱) ایک وقت ایسا آئیگا۔ جبکہ ایک خاص قسم کا کسوف ہوگا۔ جو کہ مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہوگا (۲) ایک ایسا وقت آئیگا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دنیا کو روشن کرنے سے رک جائے گا۔ کیونکہ جس طرح چاند اور ستارے دنیاوی روشنی سورج سے حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح علماء روحانی روشنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے اس آیت کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ علماء سے روحانیت اُڑ جائے گی۔ اور وہ زمانہ بہت تاریکی کا زمانہ ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان لوگوں کی بدکاریوں اور بدعملیوں کی وجہ سے ان تک پہنچنے سے رک جائے گا۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور نہیں ہونگے ✣

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ — اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جائینگے یا جب تارے ٹوٹیں گے۔

انکدرت۔ ستاروں کے ٹوٹنے کو بھی کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ کہ عالم یکے بعد دیگرے مرنے شروع ہو جائینگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے بہت سے اولیا کے نام پائے جاتے ہیں۔ مگر آپ کے دعوے کے قریب قریب تمام کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اور جو بچ رہے۔ وہ اسلام کے لئے باعث ننگ و عار ثابت ہوئے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جس وقت علماء یکے بعد دیگرے مرتے چلے جائینگے ✣

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ — اور جس وقت کہ پہاڑ چلائے جائینگے یا اڑائے جائیں گے۔

اگر اس کے ظاہری معنے سمجھنے ہوں۔ تو شملہ جانے والی ریل کی سڑک دیکھ لینی چاہیئے۔ کہ کس طرح پہاڑوں کو اُڑا کر رستہ بنایا گیا ہے۔ (۱) ایسے سامان اس وقت نکل آئینگے۔ کہ جن سے پہاڑ اُڑا دئے جائینگے (۲) بڑی بڑی حکومتیں اس وقت تباہ کی جائیں گی ✣

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۰- اگست ۱۹۱۴ء کو دیا

واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون ۝

آج میرا ارادہ تھا- کہ ایک نہایت ضروری معاملہ کی نسبت تفصیل سے سناؤں- چونکہ میری طبیعت کچھ اچھی نہیں ہے- اس لئے مختصر طور پر کچھ ہدایات سنا دیتا ہوں +

ہر ایک ترقی قربانی چاہتی ہے

ہر ایک ترقی جو دنیا میں ہوتی ہے وہ کچھ قربانی چاہتی ہے- کوئی قوم آجتک ترقی کی منزل پر نہیں چڑھی جبتک اس نے کچھ قربانی نہیں کی +

ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کو کتنا محبت پیار تھا- حتیٰ کہ فرمادیا- ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ- اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی ہو تو اسکے لئے ایک ہی طریق ہے کہ تم میری پیروی کرو- تم خدا تعالےٰ کے محبوب ہوجاؤگے لیکن آپ کو بھی مسلمانوں کو ترقی دینے کے لئے قربانیاں کرنی پڑیں- اپنا وطن ترک کیا- اپنے عزیز اور اپنے پیارے خادم قربان کرنے پڑے- پھر کسی کا باپ اور کسی کا بیٹا اور کسی کا بھائی قربان ہوگئے- پھر اللہ تعالےٰ نے ان کو ترقی دی +

قربانیاں دو قسم ہیں

قربانیاں دو قسم کی ہوا کرتی ہیں- ایک وہ جو انسان خود کرتا ہے- اور ایک وہ جو خود نہیں کرنی پڑتیں- بلکہ جب مامور آتا ہے اور لوگ اسکی تکذیب کرتے ہیں- اور ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے ہیں اور تم رذیل ہو- ہم تمہارے متبع کس طرح ہوجائیں- اسوقت اللہ تعالیٰ اپنی پیاری جماعت کو بڑھانے کے لئے قربانی کرتا ہے- تب بیماریاں آتی- زلزلے اور قحط پڑتے- لڑائیاں ہوتی ہیں- اسوقت وہ خود سر لوگ گھٹنوں کے بل گرادیئے جاتے ہیں- اور خدا کی مشیت بتلا دیتی ہے کہ جس شخص کی مخالفت تم نے کی وہ سچا ہے +

یہ بھی ایک مامور کا زمانہ ہے- اس زمانہ میں بھی اس قسم کی قربانیاں چاہئیں +

ایک قربانی تو ہماری طرف سے چاہیئے- اور ایک قربانی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے +

ہماری طرف سے یہ قربانی ہوگی- کہ جو عہد ہم نے اللہ سے کیا تھا اسکو ہم ثابت کردیں کہ وہ بالکل سچا تھا- اور اسکے لئے ہمیں جو قربانی بھی کرنی پڑے ہم کریں +

اور ایک قربانی خدا کروائے گا- تاکہ وہ اپنے رسول کو سچا ثابت کرے- اور بتائے کہ وہ جو اس قلیل جماعت کو برا کہتے ہیں اور انکو ذلیل سمجھتے ہیں- ان کا غلو ٹوٹے- اور انکو معلوم ہو کہ یہ سچ ہے +

خدا کیطرف سے وہ قربانی شروع ہوچکی ہے- طاعون آئی- اور خطرناک طور پر آئی- اور زلزلے بھی آئے- وہ زلزلے تو دنیا کے کسی کسی حصہ پر آتے تھے- مگر اب جو زلزلہ آیا ہے اس نے تمام دنیا کو پکڑ کر ہلا دیا ہے- اور وہاں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی قربانیاں ہورہی ہیں- دنیا اپنے مال و دولت پر گھمنڈ کرتی تھی کہ ہمیں اب کسی کی پرواہ کیا ہے- خدا نے ان کا یہ گھمنڈ دور کرنا ہے +

خدا نے قربانی کردی اب تم اپنا فرض ادا کرو

پس اسوقت میں تمہیں اس بات کیطرف متوجہ کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے تو قربانی کردی خدا تعالےٰ مدتوں سے قربانیاں کررہا ہے اس نے ہمارا اتنا انتظار فرمایا ہے +

تم اب قربانی کرو- ہم میں اب تک بہت ہیں جنھوں نے اب تک کوئی قربانی نہیں کی- خدا تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا- تم اپنا وعدہ پورا کرو تا تم پر انعام ہوں اور تمہیں ترقی ملے +

گورنمنٹ سے عہد وفاداری پورا کر دکھاؤ-

جنگ میں فاتح و مفتوح دونوں چور ہو جاتے ہیں- ہندوستان سے جنگ ابھی بہت دور ہے لیکن یہاں بھی اس کا اثر تجارت پر اور دیگر اشیاء پر پڑ رہا ہے تو میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اوّل تو تم نے جو عہد اللہ سے کیا ہوا ہے اسے پورا کرو- دوسرا ایک عہد ہے جو حضرت مسیح موعود نے اپنی تمام جماعت سے لیا ہوا ہے وہ یہ ہے **اس گورنمنٹ سے وفاداری رکھنا**

عہد کرنے تو آسان ہوتے ہیں- لیکن ان کا نبھانا مشکل- اسوقت ہماری گورنمنٹ مشکل میں ہے- اور یہی ایک موقعہ ایسا آیا ہے- کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرکے دکھلائیں ہمیں صرف ہماری صداقت ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود کی اس تحریر کی بھی صداقت ہے جو آپ نے گورنمنٹ کو لکھا تھا- کہ مشکل کے وقت گورنمنٹ دیکھ لے گی- کہ اسوقت جو رعایا اپنا مذہبی فرض سمجھ کر وفادار ہوگی- وہ یہی احمدیہ جماعت ہوگی- اس لئے تمہیں ضروری ہے کہ اس عہد کو جسطرح بھی ہوسکے پورا کرنے کے لئے ہر ممکن سے ممکن کوشش کرو- اور جو عہد تم نے مسیح موعود کے ساتھ کیا تھا- اسے پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ کی جس طرح بھی ہو سکے مدد کرو- یہ دو باتیں ہیں- تیسری بات یہ ہے- کہ

دعاؤں میں لگ جاؤ

فاتح و مفتوح دونوں ہی کو نقصان پہنچتا ہے- بعض دفعہ ایک قوم بظاہر فاتح معلوم ہوتی ہے- لیکن درحقیقت وہ قوم اپنی حالت کے لحاظ سے مفتوح ہوتی ہے- ہم نہیں جانتے کہ اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا- تم خصوصیت سے دعا کرو کہ جو کچھ بھی ہو- اللہ تعالےٰ اس جنگ سے اسلام کے لئے کوئی بہتر صورت پیدا کردے +

یہ جنگ ساری دنیا سے نرالی جنگ ہے- تمام انبیاء نے اسکے لئے پیشگوئیاں کیں- اور پھر حضرت مسیح موعود نے بھی اسکے لئے پیشگوئی فرمائی +

یہ تمام انبیاء کا پیشگوئیاں کرنا اور یہ حشر کوئی لغو نہیں- یہ جنگ ایک عظیم الشان جنگ ہے- آج تک دنیا میں کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی- ہم نہیں جانتے اس جنگ سے دین کے لئے کیا نتیجہ نکلے +

تو تم آج سے ہی دعاؤں میں لگ جاؤ- جو اس کا نتیجہ ہو- اللہ تعالےٰ اسے دین اسلام اور ہمارے سلسلہ

کے لئے عمدہ اور بہتر نتیجہ بنائے ۔

اگر لوگ دین کی طرف متوجہ نہ ہوں تو ہمارے پاس کوئی ایسی تدبیر نہیں کہ جس سے ہم ان کو دین کی طرف متوجہ کر لیویں خدا تعالےٰ اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے فرماتا ہے۔

واذا سالك عبادی عنی فانی قریب۔

جب میرے بندے گھبرا جائیں اور انھیں کوئی صورت ایسی نہ ملے جس سے انھیں اطمینان حاصل ہو۔ تو میرے حضور دعا کریں۔ میں دعا کرنیوالے کی دعا کو جب وہ دعا کرے تو قبول کرتا ہوں تو تم دعاؤں میں لگجاؤ اور گورنمنٹ سے وفاداری کرو ۔

یہ ایک آزمایش ہے

یہ وقت ہماری صداقت اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے پرکھنے کا آیا ہے۔ یہ ایک آزمائش کا وقت ہے تم ہر ممکن سے ممکن کوشش سے گورنمنٹ کی خدمت کرو ۔

ہم گورنمنٹ کی کیا امداد کریں

ایک جاہل سے جاہل اور اجڈ انسان بھی گورنمنٹ کی خدمت کر سکتا ہے ۔

ایک آدمی گھر سے باہر اس حالت میں رہ کر کام کر سکتا ہے۔ جب اسے اس بات کا اطمینان ہو۔ کہ میرے گھر میں بالکل فساد نہیں ہے۔ اور اس صورت میں وہ باہر جم کر کام کر سکتا ہے ۔

تو زمیندار یہ بہتر سے بہتر خدمت کر سکتا ہی کہ وہ کوشش کر کے اپنے گاؤں میں کوئی فساد نہ ہونے دے۔ گورنمنٹ کو اپنے ملک کیطرف سے بالکل مطمئن کر دیں۔ یہ ایک عمدہ خدمت ہے اور مالدار آدمی یہ خدمت کر سکتا ہے۔ کہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیواؤں اور یتامیٰ کی خدمت کے لئے چندہ دیں ۔ یوں بھی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش اور زخمیوں کی خبر گیری عمدہ کام ہے۔ اور اس طرح گورنمنٹ کے لئے بھی سہولت ہو جائے گی اور بہت کچھ دقتیں انکی رفع ہو سکتی ہیں۔ تو یہ ایک پنتھ دو کاج ہو گئے اور اہل قلم کے لئے بیسیوں خدمات ہیں۔ عوام میں وفاداری کے خیالات کو پھیلانا۔ اور لوگوں کو ہر ایک قسم کی قربانی کے لئے تیار کرنا بھی ایک عمدہ اور اعلیٰ خدمت ہے ۔

خاتمہ

یہ ایک آزمایش کا وقت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسوقت وفاداری سے کام لیں۔ ہم نہیں جانتے نتیجہ کیا ہوگا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم وفاداری سے کام لیں اور اپنے فرض کو پورا کریں ۔

یہ انعام ہیں ان کو یاد کرو۔ اپنی زبانوں کو پورا کرو۔ گورنمنٹ کی وفاداری اپنے ہر قول و فعل سے ثابت کردو۔ گورنمنٹ کی اندرونی مشکلات کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اپنے عہد کو پورا کرو دعائیں کرو۔ کہ کوئی نتیجہ ہو اسلام بڑھے۔ خدا کا نام پھیلے۔

خدا ایسا ہی کرے ۔ آمین ثم آمین ۔

نصف قیمت

علمی لوٹ

(رعایتی اعلان)

مندرجہ ذیل کتابیں نہایت قابل قدر و لایق دید ہیں جنکی قیمت مقررہ میں کوئی رعایت نہیں کیجاتی لیکن چونکہ اسوقت کارخانہ کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے اسلئے مجبوراً اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ کتابیں آخر ستمبر تک خریداران الفضل کو نصف قیمت پر دیجائیں گی۔ یہ ایک نادر موقع ہے اگر اس سے آپنے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو یقیناً بعد میں افسوس کرینگے (تمام کتب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا) ۔

روزہ کی فلاسفی

رسالہ ہذا میں روزہ کی فلاسفی بیان کی گئی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے آخر میں احکام و مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳ ر رعایتی قیمت ۱۰ ر ۔

سیاحت حبیب

یہ کتاب ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان کا سفر نامہ ہند ہے اسمیں افغانستان کے جغرافیائی اور تاریخی حالات لفظ پٹھان کی وجہ تسمیہ افغانوں کا نسب نامہ ابتدا سے امیر عبدالرحمن خان تک کے حالات سلطنت کا عروج و زوال امیر حبیب اللہ خاں صاحب کے تمام حالات زندگی حکومت افغانستان اور گورنمنٹ ہند کے تعلقات نہایت تفصیل سے درج ہیں اور سفر ہند کے تمام واقعات چشم دید نہایت خوبی سے لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۱ ر رعایتی قیمت ۱۰ ر ۔

جامع التواریخ

یہ کتاب قوم پٹھان کی تحقیقات میں لکھی گئی ہے جسمیں افغانوں کا نسب نامہ ابتدا سے لیکر اب تک اس تحقیق سے لکھا گیا ہے کہ اس موضوع پر اسقدر جامع ہونیکا دعویٰ آج کوئی دوسری کتاب نہیں کر سکتی قوم پٹھان کے خروج اور دنیا میں پھیلنے اور آباد ہونے کی کیفیت کے متعلق جامع توریت زبور انجیل اور قرآن کریم اور قدیم مورخین کے اقوال و یورپین محققین کی تحقیقات سے کام لیا گیا ہے قیمت ہر دو حصہ ے ر رعایتی ۸ ر ۔

تاریخ المجوس

اس میں ابتدائے آفرینش عالم سے آغاز اسلام تک تمام مذاہب کے تذکرے کہ کس نے کونسا مذہب جاری کیا اور اسکے کون کون لوگ پیرو ہوئے اس سے کیا نتیجہ برآمد ہوا قیمت ۱۰ ر رعایتی قیمت ۸ ر ۔

سوانحعمری مہاراجہ نرندر پرشاد

سابق پیشکار دولت آصفیہ مہاراجہ مدارالمہام سرکشن پرشاد صاحب کے خاندان کے تفصیلی حالات اور سلطنت دکن کے ناموروں کی سوانحات قابل دید ہے قیمت ۱۲ ر رعایتی ۱۰ ر ۔

اسلامی صداقت ویدی بطالت

اس کتاب میں وید کی ناقص اور نامکمل تعلیم کا فوٹو نہایت لہجہ میں کھینچکر اس کا مقابلہ قرآن کریم کی پاک تعلیم سے کیا گیا ہے ہر ایک مسلمان کے قابل ملاحظہ کتاب ہے قیمت ۶ ر رعایتی ۳ ر ۔

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنے طرز کا واحد علمی اور مذہبی ماہوار رسالہ جسمیں علمی تمدنی اخلاقی تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے متین اور دندان شکن جواب ہوتے ہیں قیمت سالانہ ۱۲ ر لیکن عید المبارک تک ۸ ر میں دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجی جاوے ۔

المشتہر

منیجر رسالہ ضیاء الاسلام نمبر ۱۲۰ مراد آباد